خلاصہ خطبہ جمعہ 29 ستمبر 2023ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوہ بدر کے بعد کے حالات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے وہب بن عمیر کا ذکر کیا جو غزوہ بدر کے قیدیوں میں سے تھا۔ صفوان بن امیہ نے عمیر کے بچوں کی کفالت لی کہ وہ مدینہ جا کر آنحضرت ﷺ کو قتل کر دے۔ وہ آپ کے قتل کی تیاری کر کے زہر آلود تلوار لئے مسجد نبوی چلا آیا، جہاں حضرت عمر اسے پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس اندر لے گئے۔ اسنے اپنے قیدی بیٹے پر آسانی کی درخواست کی آنحضرت ﷺ نے پوچھا صحیح بتاؤ کہ تم کس نیت سے آئے ہو اس نے پھر وہی جواب دیا لیکن آپ ﷺ نے خدا تعالی سے اطلاع پا کر عمیر اور صفوان کی ساری گفتگو کا ذکر کیا جس پر۔ عمیر نے گواہی دے کر اسلام قبول کر لیا۔ اور پھر مکہ کے لوگوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت لیکر مکہ چلا گیا۔

مکہ میں صفوان کو پتا چلا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو اس نے قسم کھائی کہ وہ ان سے بات نہیں کریگا۔ عمیر اپنے گھر گئے اور اپنے گھر والوں کو اپنے اسلام لانے کی اطلاع دی پھر وہ صفوان کے پاس گئے اسے اسلام کی دعوت دی لیکن صفوان نے کوئی جواب نہ دیا۔

غزوہ بدر کے بعد ایمان لانے والوں میں کچھ منافقین بھی تھے، عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی انہی میں سے تھا۔ جس نے بغض اور کینہ کی وجہ سے اسلام قبول کیا، اسلام کے مدینہ آنے سے اس کی سرداری چھینی گئی تھی۔
غزوہ بدر کے کچھ روز بعد بنو سلیم اور بنو غطفان کے لوگ مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہے تھے، معلوم پڑنے پر آپ م ﷺ ۳۰۰ کے قریب صحابہ کرام کو لیکر ان کی طرف چلے، جب دشمن کو اسلامی لشکر کا پتا چلا تو وہ بھاگ کر پہاڑوں پر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے ایک دستہ کو بالائی علاقہ کیطرف بھیجا اور خود وادی کی طرف چلے گئے۔ وہاں جنگ کے لئے لائے گئے اونٹوں کو حراست میں لے لیا تین راتیں وہاں قیام کیا لیکن کسی کو جنگ کی ہمت نہ ہوئی۔ اونٹوں کے چرواہے کو آزاد کر دیا گیا جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

رمضان کے روزے فرض ہونے کہ بعد رمضان کے آخر پر خدا تعالی سے اطلاع پا کر آپ ﷺ نے صدقہ فطر کی تحریک کی تا یتامی اور غربا میں تقسیم کیا جاسکے۔ اور عید کی خوشی کے موقع پر نماز کی ادائیگی کی تحریک فرمائی۔ دراصل اسلام نے تمام بڑی اجتماعی عبادتوں کے اختتام پر عیدیں رکھی ہیں چنانچہ، نمازوں کی عید جمعہ ہے، روزوں کی عید عید الفطر ہے حج کی عید عید الاضحی ہے۔ اسلام میں انسان کے ہر امر کو خدا تعالی کے ذکر

کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے عصما بنت مروان کے قتل کی مختلف روایات بیان کیں۔ حضرت عمیر بن عدی جو قبیلہ بنو خطمی سے پہلے مسلمان تھے، ان کی نظر کمزور تھی ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے عصماء کو قتل کیا۔ اس روایت کے درست ہونے پر کئی سوال اٹھتے ہیں، روایات میں بھی اختلافات ہیں، اور من
گھڑت کہانیوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ دوسرا واقعہ بھی اسی طرح من گھڑت معلوم ہوتا ہے جو انشاءاللہ آئندہ بیان ہوگا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞